

# رسائل و مسائل

## امر بالمعروف کا فرضیہ کیسے انجام دیا جاتے؟

سوال۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مسئلے میں ایک عرصے سے پریشانی ہوں یہی علم المنکر کے متعلق جب میں احکام کی شدت کو دیکھتی ہوں اور دوسری طرف دنیا میں منکر کا جو حال ہے اور خبیثی کثرت ہے اس کا خیال کرتی ہوں تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان احکام پر کیسے عمل کیا جاتے۔ اگر بُرائی کو دیکھ کر خاموش رہنے کے بجائے زبان سے منع کرنا مطلوب ہو (کیونکہ ہاتھ سے نہ سہی مگر زبان سے کہنے کی قدرت سوائے شاذ صورتوں کے ہوتی ہی ہے) تو پھر تو انسان ہر وقت اسی کام میں رہے، کیونکہ منکر سے تو کوئی جگہ خالی ہی نہیں ہوتی لیکن بُری رکاوٹ اس کام میں یہ ہوتی ہے کہ جس کو منع کیا جاتے وہ کبھی اسے اپنی خیر خواہی پر محمول نہیں کرتا بلکہ اٹا اسے ناگوار ہوتا ہے۔ میرا تجربہ تو یہی ہے کہ چاہے کسی کو کتنے ہی نرم الفاظ میں اور خیر خواہانہ انداز میں منع کیا جاتے مگر وہ اس کو کبھی پسند نہیں کرتا بلکہ کوئی تو بہت بے توجہی برتنے گا، کوئی کچھ اٹا ہی جواب دینگا، ادیہا اگر کسی نے بہت لحاظ کیا تو سن کر چپ ہو رہا۔ مگر ناگوار اسے بھی گزرتا ہے اور اثر کچھ نہیں ہوتا۔

مثلاً ہم راہ چلتے ہیں کسی عورت کو بے پردہ دیکھتے ہیں تو اگر اس کو سرِ راہ ہی منع نہ کیا جاتے تو دوسرا کوئی موقع ہیں ایک ناواقف عورت کو سمجھانے کا مل سکے گا۔ کیا راستے میں روک کر سمجھانا آپ کے نزدیک مناسب ہے؟ اسی طرح جس عورت کا چال چلن درست نہ ہو اس کو کیسے نصیحت کی جاتے؟ چاہے کوئی عورت کتنی ہی رسولِ مٹے زمانہ ہو لیکن

نصیحت کرو تو بُرا مانے گی۔ اگر درس یا اجتماع میں بلایا جاتے تو کبھی نہیں آتے گی۔ پھر ان کے معاملہ میں اس فرضیہ کو ادا کرنے کی صورت کیا چھو؟ آخر میں اس بارے میں بھی آگاہ فرماتیں کہ عورت کے لیے کیا مردوں پر تبلیغ کرنا بھی ضروری ہے؟

جواب۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم عام ہے۔ مگر اس پر عمل کرنے میں آدمی کو حکمت، ملاحظہ رکھنی چاہیے۔ موقع و محل کو دیکھے بغیر ہر جگہ ایک ہی نگے بندھے طریقے سے اس کام کو کرنے سے بعض اوقات اُلٹا اثر ہوتا ہے۔ میرے لیے اس کا کوئی ایسا طریقہ بتا دینا مشکل ہے جس پر آپ آنکھیں بند کر کے عمل کر سکیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ خود آہستہ آہستہ اپنے تجربات سے سبق حاصل کریں اور رفتہ رفتہ اپنے اندر اتنی حکمت پیدا کریں کہ ہر موقع اور ہر آدمی اور ہر حالت کو سمجھ کر امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کی خدمت انجام دینے کا ایک مناسب طریقہ اختیار کر سکیں۔ اس کام میں اول اول آپ بھی غلطیاں ہوں گی، اور بعض مواقع پر غلطی آپ کی نہ ہوگی مگر دوسرے شخص کی طرف سے جواب نامناسب ہوگا۔ لیکن یہی تجربات آپ کو صحیح طریقہ سکھاتے چلے جائیں گے بشرطیکہ آپ بد دل ہو کر اس کام کو چھوڑ نہ دیں، اور ہر تجربے کے بعد غور کریں کہ اس میں اگر آپ کوئی غلطی ہوئی ہے تو وہ کیا ہے اور دوسرے نے اگر ضد یا مہٹ دھرمی سے کام لیا ہے تو اسے راہِ راست پر لانے کا بہتر طریقہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ بھی خیال رکھیے کہ یہ کام بڑا صبر چاہتا ہے۔ جہاں آپ برائی دیکھیں اور محسوس ہو کہ اس وقت اس پر ٹوکن مناسب نہیں ہے تو ٹال جاتیے اور دوسرا کوئی مناسب موقع اس کے لیے تلاش کرتی رہیے۔ اس کے علاوہ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جس جگہ ایسی کوئی برائی ہو کہ اس کو ٹوکن آپ کے لیے مشکل ہو تو وہاں سے مہٹ جاتیے اور اگر کوئی صحبت یا تقریب اس قسم کی ہو تو اس سے الگ رہیے۔ ایسے مواقع پر لوگ بالعموم خود آپ کی علیحدگی کی وجہ پوچھیں گے اس وقت آپ کو یہ موقع مل جائے گا کہ بڑی نرمی کے ساتھ وجہ بیان کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ آپ لوگوں کو روکنا تو میرے بس میں نہیں ہے مگر احکامِ خدا و رسول کی خلاف ورزی میں شریک ہونے کی

جرات بھی میرے اندر نہیں ہے

آپ نے چند متعین امور کے متعلق بھی سوال کیا ہے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ راہ چلتی عورتیں اگر بے پردہ ہوں تو ان کو وہیں روک کر سمجھانا مناسب نہیں ہے۔ یہ ایک عام مصیبت ہے جس کا انفرادی حل اب ممکن نہیں رہا ہے۔ اس کو تو اب اجتماعی اصلاح کی تدابیر سے درست کیا جاسکتا ہے آپ کا کام یہ ہے کہ جن عورتوں سے آپ کی واقفیت ہے اور وہ بے پردگی کے مرض میں مبتلا ہیں ان تک احکام خدا و رسول پہنچانے کی کوشش کریں۔

جس عورت کا چلن خراب ہو اسے سمجھانے کا ایسا طریقہ اختیار کیجیے جس سے اس کو یہ تنبیہ لاحق نہ ہو کہ آپ اسے بد چلن قرار دے رہی ہیں نیز اسے بد چلنی کے خلاف وعظ سنانے کے بجائے پہلے اس کے دل میں ایمان اور خدا کا خوف اور آخرت کی جواب دہی کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اجتماع میں وہ نہ آئے تو کوئی تقریب ایسی پیدا کریں جس میں وہ شریک ہو اور اس وقت قیامت اور آخرت اور جنت اور دوزخ کی باتیں کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ناظر ہونے کا احساس دلائیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حکم کا خطاب عورتوں اور مردوں سب کے لیے یکساں ہے مگر عورتوں کو اپنے دائرے میں ہی یہ فرض انجام دینا چاہیے۔ ان کے مخاطب وہ مرد ضرور ہو سکتے ہیں جو ان کے رشتہ دار ہوں اور جن سے مناجلنا، بات چیت کرنا ان کے لیے ممکن ہو۔ عام مردوں کو نصیحت کرنا ان کا فرض نہیں ہے الا یہ کہ وہ شائع ہونے والی تحریریں کی شکل میں یہ خدمت انجام دیں۔

## اسلام اور جمہوریت

سوال۔ جمہوریت کو آج کل ایک بہترین نظام قرار دیا جاتا ہے۔ اسلامی نظام سیاست کے بارے میں بھی یہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بہت بڑی حد تک جمہوری اصولوں پر مبنی ہے۔